

## 1945- دوسروں سے دعا کروانے کا حکم

سوال

سوال : کسی مسلمان کا اپنے ایسے مسلمان بھائی سے دعا کروانے کا کیا حکم ہے جس میں خیر کی علامات پائی جاتی ہوں ، اور وہ حج یا سفر وغیرہ پر جا رہا ہو، تو ایسے شخص سے پیٹھ پیچھے دعا کا مطالبہ کیا جاتا ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اویں قرنی کی تعریف کی تھی، اور صحابہ کرام کو اویں سے دعا کروانے کی ترغیب دلائی تھی، اسکی دلیل میں اویں قرنی کی حدیث ہے جسے مسلم نے (2542) میں ذکر کیا ہے، اور کیا شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے کسی سے دعا کروانے کو مکروہ سمجھا ہے؟ اور حدیث کو اویں کے ساتھ خاص کیا ہے؟ ہمیں وضاحت کر دیں، اللہ آپکو کامیاب کرے۔

پسندیدہ جواب

ایسے شخص سے دعا کروانا جس کی دعاقبول ہونے کا امکان نیکی تقویٰ کی وجہ سے یا کسی ایسی جگہ جا کر دعا کرنے کی وجہ سے زیادہ ہو جا دعا کی قبولیت کے امکانات بڑھ جاتے ہیں، مثلاً سفر، حج، عمرہ، وغیرہ، تو اصل یہی ہے کہ یہ کام جائز ہے۔

لیکن اگر اس سے دعا کروانے والے کاؤں شخص پر غیر شرعی اعتماد کا خدشہ ہو، یا دعا کروانا ہو، یا اندر یہ ہو کہ جس سے دعا کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے وہ کمیں خود پسندی کا شکار نہ ہو جائے، یہ سمجھنے لگے کہ میں ایسے درجے تک پہنچ گیا ہوں کہ مجھ سے دعا کروانی جا سکتی ہے، اور اس طرح وہ غرور کرنے لگے، تو ایسی صورتوں میں شرعاً ممنوعہ امور کی بنابر کسی سے دعا کروانا ممنوع ہو گا، اور اگر ممنوعہ امور کا خدشہ ناہو تو پھر اس کے بارے میں اصل یہی ہے کہ کسی سے دعا کروانی جا سکتی ہے۔

لیکن پھر بھی یہی کمیں گے کہ کسی سے دعا کروانا مناسب نہیں ہے کیونکہ یہ صحابہ کرام کی عادت نہیں تھی، کہ ایک دوسرے کو دعا کلینے کہتے ہوں۔

اور وہ روایت کہ جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ عنہ سے کہا تھا : (میرے بھائی! ہمیں اپنی نیک دعاؤں میں مت بھونا) جسے ابو داود (1498) اور ترمذی (3557) نے روایت کیا ہے، ضعیف ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔

اور صحابہ کرام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دعا کلینے متعدد بار درخواست کی، [اسکے بارے میں ہم یہ کمیں گے کہ] : یہ بات سب کو معلوم ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درجہ و مرتبہ تک کوئی نہیں پہنچ سکتا، اسی لئے تو عکاشہ بن محسن نے آپ سے مطالبہ کیا کہ آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دعا کریں کہ مجھے بھی اللہ تعالیٰ ان لوگوں میں سے بنادے جنہیں وہ بغیر حساب و عذاب کے جنت میں داخل کریگا، تو آپ نے فرمایا : (تو انہی میں سے ہے) بخاری (218) اور (220)، اور ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ اللہ سے بارش نازل کرنے کی دعا کریں، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً دعا کی۔ اس حدیث کو بخاری : (1013) اور مسلم (897) نے روایت کیا ہے۔

اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو جو وصیت کی تھی کہ وہ اویں قرنی سے دعا کروائیں، تو یہ بلاشبہ و شبہ اویں قرنی کے ساتھ خاص ہے، و گرنہ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ اویں قرنی ابو بکر، عمر، عثمان، علی، اور دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کے ہم پرہ نہیں تھے، لیکن اس کے باوجود کسی صحابی نے کسی دوسرے صحابی سے دعا کی درخواست کرنے کی ترغیب نہیں دی۔

جواب کا خلاصہ یہ ہوا کہ : جس شخص کی دعا قبول ہونے کے امکان ہوں تو اس سے دعا کروانے میں کوئی حرج نہیں ہے، بشرطیکہ کوئی شرعی تباہت اس میں نہ ہو، لیکن اسکے باوجود کسی سے دعائنا کروانا ہی بہتر ہے۔

واللہ اعلم.